آل عمران : 8

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً ۚ إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ

([وہ دعا کرتے ہیں] اے ہمارے رب ! ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کر اور عطا کر ہمیں اپنے پاس سے رحمت ، بے شک تو ہی بڑا عطا کرنے والا ہے -)

یہ رَاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ (علم میں مضبوط) لوگ اتنا علم رکھنے کے باوجود ڈرتے رہتے ہیں - اُن کی عادت صرف یہ نہیں ہوتی کہ وہ متشابہات کی تاویل کے پیچھے نہ پڑتے بلکہ اللہ سے وہ دعائیں بھی کرتے ہیں تاکہ ہدایت ملنے کے بعد وہ پھسل نہ جائے - متشابہات میں پڑے لوگوں کے غلط عقیدے اُن پر اثر نہ کرے - اس لیے وہ کہتے ہیں :

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا (اے ہمارے رب ! ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کر)

اگر أَنْ هَدَيْتَنَا یعنی مصدر ہوتا تو مطلب ہوتا "بعد اِس کے کہ تو نے ہدایت دی" لیکن یہاں إِذْ هَدَيْتَنَا کہا گیا یعنی" اس کے بعد جب [اُس لمحے] تو نے ہمیں ہدایت دی تھی "

إِذْ (جب) ایک خاص وقت میری زندگی کا جب تو نے مجھے ہدایت دی تھی - میں نے دعا کی تھی ، توبہ کی تھی اُس لمحے تو نے میری رہنمائی کی تھی - اُس کے بعد اب دل کو ٹیڑھا نہ کرنا - چونکہ ہدایت دل میں ہوتی ہے اس لیے قرآن میں ایک جگہ کہا گیا :

التغابن : ۱۱ ہے ... وَمَن يُؤْمِن بِاللَّهِ يَهْدِ قَلْبَهُ (جو اللہ پر ایمان لائے اللہ اُس کے دل کو ہدایت دیتا ہے ...)

اگر کسی کے پاس زیادہ علم بھی ہے تب بھی اُس پر تکبر نہیں کرنا چاہیے ویسے بھی علم بھی تو اللہ نے ہی عطا کیا ہے - علم اُس وقت فائدہ مند ہوتا ہے جب دِل میں ہدایت ہو - اِس لیے علم میں مضبوط درست علماءِ اِس بات سے ڈرتے رہتے ہیں کہ ہدایت ملنے کے بعد کہیں ہم پھسل نہ جائے اسیلے وہ دل کی درستگی کی دعائیں کرتے رہتے ہیں - کیونکہ اگر دل درست ہوگا تو سب کچھ درست رہتا ہے -

بخاری : - رسول ﷺ نے فرمایا : ... سن لو ! بدن میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب وہ درست ہوگا سارا بدن درست ہوگا اور جہاں بگڑا سارا بدن بگڑ گیا - سن لو ! وہ ٹکڑا [آدمی کا] دل ہے -

اگر دل ٹیڑھا ہوجائے تو سب کچھ ٹیڑھا ہوجاتا ہے اور دل اللہ کے ہی ہاتھ میں ہے اس لیے اُسی سے دُعا مانگنی چاہیے - کیونکہ اللہ تعالیٰ بندوں کے افعال کا بھی خالق ہے

مسلم : - رسول ﷺ نے فرمایا : "بنی آدم کے سارے دل ایک دل کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں ، وہ جس طرح چاہتا ہے اسے (ان سب کو) گھماتا ہے "- اِس کے بعد رسول ﷺ نے (دعا کرتے ہوئے) فرمایا:

اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوبِ صَرِّفْ قُلُوبَنَا عَلَى طَاعَتِكَ

(" اے اللہ ! اے دلوں کو پھیرنے والے ! ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت پر پھیر دے - ")

اِسلیے چاہے کوئی کتنا ہی بڑا عالم کیوں نہ ہو ، اُسے اپنے علم پر تکبر نہیں کرنا چاہیے اور علم کی انتہا کو پہنچ کر بھی یہ نہ سوچے کہ میں کبھی پھسل نہیں سکتا اور جو بھی میں کہتا ہوں وہ بالکل بھی درست ہے اور جس طرح علم کی سمجھ (فہم) مجھے ہے ویسے تو کسی کو بھی نہیں ہے -
کوئی بھی شخص اپنے علم کی بناء پر اپنے آپ کو ہدایت پر ہونے کا دعوی نہ کرے - اپنے علم پر بھروسہ نہ کرے بلکہ اللہ پر بھروسہ رکھے - اللہ سے مضبوط تعلق رکھ کر اللہ ہی سے دعا مانگے - محمد ﷺ رسول ہونے کے باوجود کثرت سے دل کی ثابت قدمی کے لیے دعائیں مانگتے تھے -

ترمذی (حسن) : - انس رض کہتے ہیں کہ رسول ﷺ اکثر یہ دعا پڑھتے تھے :

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ، ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ

(اے دلوں کے اُلٹنے پلٹنے والے ! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ)

میں [انس رض] نے عرض کیا : اللہ کے رسول ﷺ ! ہم لوگ آپ پر اور آپ کی لائی ہوئی شریعت پر ایمان لے آئے - کیا آپ کو ہمارے سلسلے میں اندیشہ رہتا ہے ؟ آپ ﷺ نے فرمایا : ہاں ، لوگوں کے دل اللہ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں جیسا چاہتا ہے انھیں اُلٹتا پلٹتا رہتا ہے -
(یہ حدیث انس رض کے علاوہ دوسرے صحابیات سے بھی مروی ہیں)

جب رسول ﷺ اِس دعا کو کثرت سے پڑھتے تھے تو ہمیں اور زیادہ کثرت سے یہ دعا کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ہمارا دل ٹیڑھا نہ ہو ، دین پر دل جم جائے - اور ہم میں سے کسی کو بھی اپنی ہدایت اور علم پر تکبر نہیں ہونا چاہیے اور دوسروں کو اپنے سے کم تر نہیں سمجھنا چاہیئے - ہوسکتا ہے جو علم میں ہم سے کم تر ہے اُس کا دل دین پر ہم سے زیادہ سیدھا ہو اور ہوسکتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا مقرب بندہ ہو -

وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً
(اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا کر)

هَبْ (وہ ب) : - (امر کا صیغہ) (هِبَةٌ - مصدر) عطا کرنا ، بخشش دینا ، بلا عوض کوئی چیز دینا -

ہمیں کسی عوض کے بغیر اپنے پاس سے رحمت عطا کر - ہمارے پاس تو تجھے دینے کے لیے کچھ بھی نہیں - نہ ہی ویسا عمل ہے جیسے تو چاہتا ہے اور نہ اور کچھ ہے - کبھی کبھار نیت بھی خراب ہوتی رہتی ہے -
ہمارے پاس تو کوئی بھی عمل اس درجے کا نہیں جس سے ہم تیری رحمت پا سکے پھر بھی ہم تجھ سے تیری رحمت مانگتے ہیں - ہم ہمارے سارے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں جیسے تو نے ہمیں ہدایت اپنے پاس سے دی ویسے رحمت بھی اپنے پاس سے دے دے -
یہاں ہدایت کے ساتھ اللہ کی رحمت بھی مانگی گئی کیونکہ محض ہدایت کی بنیاد پر بھی کوئی جنت میں نہیں جاسکتا جب تک اللہ کی رحمت نہ ہو - اِسی طرح دنیا میں بھی اللہ کی رحمت کی ضرورت ہے تاکہ دین پر ہم جمے رہے -
اگر کوئی گناہوں سے بھی بچ رہا ہے ، خوب نیکیاں بھی کما رہا ہے ، اللہ کی دی گئی ہدایت کے مطابق زندگی بسر کر رہا ہے ، اور اس کے پاس بہت زیادہ علم بھی ہے پھر بھی اُن پر صرف بھروسہ نہ کرے بلکہ اللہ سے دل کی سلامتی کے ساتھ اللہ کی رحمت کے لیے بھی دعا کرے - کیونکہ اکثر بہت زیادہ دیندار لوگوں یا زیادہ علم جاننے والوں کے پیچھے شیطان زیادہ لگا رہتا ہے - وہ انھیں بھٹکانے کی بھی زیادہ کوشش کرتا ہے -
اِسی طرح جب کوئی شخص بڑا عالم بن جاتا ہے اور لوگ اُس کے اطراف جمع ہونے لگتے ہیں تو پھر اُس کے دل میں بڑائی آنا شروع ہوجاتی ہے - شیطان بھی اِس کے ذریعے اور بھی بھٹکانے کی کوشش کرتا ہے - اس لیے اللہ کی رحمت کی بے حد ضرورت ہوتی ہے -

اور کبھی انسان ایسے ماحول میں رہتا ہے جہاں بھٹکنے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں - ان تمام حالات میں انسان اللہ کی رحمت کی وجہ سے بھٹکنے سے بچ سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہی دل سیدھا رہ سکتا ہے -
جو مضبوط علم والے ہوتے ہیں وہ دوسرے علماء کو بھٹکتے دیکھتے ہیں تو اللہ کا خوف اُن کے دل میں آتا ہے اور وہ دِل کی سلامتی اور اللہ کی رحمت کی دعائیں کرتے ہیں -

إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ (بے شک تو ہی بڑا عطا کرنے والا ہے -)

اَلْوَهَّابُ ← بہت ہی زیادہ اور بار بار عطا کرنے والا - (فَعَّال کے وزن پر)
اللہ تعالیٰ کی اُس صفت کا واسطہ دیا گیا جس میں بہت زیادہ بخشش دینے یا بہت زیادہ عطا کرنے (مبالغہ کا صیغہ) کا معنی ہے -

اللہ تعالیٰ نے خود ہمیں دعا کرنے کا یہاں سلیقہ سکھایا ہے کہ اُس کے نام و صفات سے دعائیں مانگے -

جب اللہ کی رحمت مانگنی ہے تو اللہ کے صفات الرحمٰن یا الرحیم کے ساتھ دعا کرے -
جب مغفرت مانگنی ہے تو الغفور یا الغفار اللہ کی صفات کے ساتھ دعا مانگے -
جب رزق مانگنا ہے تو الرَّزاق صفت سے اللہ سے دعا مانگے -